اخبار الطب کراچی

حکیم محمد سعید

جنابِ ڈاکٹر ایم ۔ اے صوفی صاحب شد کار حکمت لاہور سے مخاطب ہیں۔
جناب جسٹس شمیم حسن قادری صدرِ مجلس اور جناب حکیم عنایت اللہ نسیم تشریف فرما ہیں۔

پاکستان میں طب وصحت کے معیارات بلند تر کرنے کے لیے صحتِ فکر اور جہد مسلسل کی ضرورت ہے علم و حکمت کے میدان میں فراخ دلی اور کشادہ نظری کی بڑی اہمیت ہے۔ طبی تحقیق کے لیے اتحادِ ثلاثہ، حکیم، ڈاکٹر اور سائنس داں ضروری ہے۔ تعمیر پاکستان کے لیے صحت مند افراد ایک لازمی ضرورت ہیں۔ افرادِ ملت کی صحت کا تحفظ ایک انسانی اور مقدس فریضہ ہے۔ اس فریضے کی ادائی میں ہم پیش قدمی کرتے ہیں۔

حکیم محمد سعید

صدر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن

تذکارِ حکمت لاہور

منعقدہ ۲رجولائی ۱۹۷۶ء

پاکستان طبی ایسوسی ایشن (شاخ پنجاب) کے زیر اہتمام تذکارِ حکمت کا ماہانہ اجلاس ۲رجولائی ۷۶ء کو ہوا جس کی صدارت ملک کے مشہور ماہر قانون جناب جسٹس شمیم حسن قادری صاحب نے فرمائی۔ لاہور اور پنجاب سے اس اجلاس میں مستند اطبا کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔

جناب حکیم عنایت اللہ نسیم صاحب نے کلمات استقبالیہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: تذکار حکمت کے اس اجتماع کی صدارت عدالت عالیہ کے ممتاز نامور ماہر قانون جناب جسٹس شمیم حسن قادری جج ہائی کورٹ فرما رہے ہیں جن کی موجودگی تذکارِ حکمت کے علمی وفنی اجتماع کے لیے باعثِ فخر ہے۔ محترم المقام یہ اجلاس جیسا کہ اعلان میں مرقوم ہے پاکستان طبی ایسوسی ایشن پنجاب کے زیرِ اہتمام ہے۔ تذکارِ حکمت کا واحد مقصد حکیم، ڈاکٹر اور سائنس داں کے اتحاد سے مسئلہ صحت حل کرنا ہے۔ ملک کے مسئلہ صحت میں فنی امور کے علاوہ علم وفنون کی کوششوں سے نئی روشنی حاصل کرنا ہے تاکہ مسائل حاضرہ کے پیش نظر نہ صرف فنی طور پر اطبا کا معیار بلند ہو بلکہ ریسرچ وتحقیق کی علمی راہ کا سامان بھی مہیا ہو۔ عالی مقام مجھے یہ بیان کرکے دکھ ہوتا ہے کہ جہاں تک ڈاکٹر اور سائنس داں حضرات کا تعلق ہے ان کا تو مخصوص مقام متعین کر دیا گیا ہے مگر جہاں تک اطبا کا تعلق ہے اس جماعت اطبا میں ایسا گروہ بھی شامل کر دیا گیا ہے جنھیں طب کا ابتدائی علم تک نہیں آتا۔ اس کی کچھ وجہ قانونِ رجسٹریشن سے زیادہ سیاسی مصلحتیں تھیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو انسانی جانوں سے کھیلنے کا موقع دے کر ہمارے طبی زعما تخت قیادت سجانا چاہتے تھے اس طرح گو رجسٹریشن سے غیر مستند حضرات کو یہ موقع مل گیا کہ وہ انسانوں کو اپنا تختۂ مشق بنائیں مگر مستندین پر الٹی چند پابندیاں عائد کر دی گئیں طرفہ تماشہ یہ کہ انھیں غیر مستندین کی صف میں کھڑا کر دیا گیا یعنی تمام رجسٹرڈ اور مستند برابر ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حق پریکٹس کے نام پر ایسے لوگ طبی بورڈ ایسے اہم ادارے میں شامل ہو گئے جو کسی طبی درس گاہ سے فارغ التحصیل نہ تھے اور جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ترقی فن کا کوئی منصوبہ بھی پایۂ تکمیل کو نہ پہنچا الٹا فن کی قیادت کا جنون ان کے سر پر سوار ہوا جو کسی نہ کسی طریقے بورڈ میں پہنچ گئے۔ حالاں کہ میڈیکل کونسل میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ ایسے حضرات کو نامزد کیا گیا ہو جو پریکٹس تو کرتے ہوں مگر مستند نہ ہوں پھر تعصب سے طب مشرق کے ضمن میں یہ اصول کیوں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ انانیت کے فروغ کے سوا کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا۔ پاکستان طبی ایسوسی ایشن یہ گزارشات مرکزی اور صوبائی وزرائے صحت کی خدمت میں پیش کر چکی ہے جس سے وہ اصولی طور پر اتفاق کر چکے ہیں اور سرعام تائید بھی کرتے ہیں مگر عملی جامہ اب تک نہیں پہنایا گیا۔ صدر محترم! طب مشرق میں جب تک فنی اقدار کو فروغ نہیں دیا جاتا جب تک اس کے چند لگے بندھے اصول نہ ہوں اس کے لیے وہی طریق کار استعمال نہ کیا جائے جو میڈیکل کاؤنسل کے لیے ہے ترقی کی کوئی امید بر نہیں آسکتی۔ مجھے توقع ہے کہ صدر محترم اپنی اخلاقی تائید سے ہمیں سرفراز فرمائیں گے۔

صدر محترم ۔ حاضرین جلسہ ۔ ہماری سب سے بڑی دقت یہ ہے یہ جماعت صرف مستندین پر مشتمل ہے جن کا ذریعہ طبی پریکٹس ہے انھیں اتنی فرصت نہیں کہ وہ اسے ایک مسئلہ بنا کر صبح و شام جگہ جگہ پھرتے رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طبی ایسوسی ایشن کا نقطۂ نظر واضح طور پر قومی پریس میں نہیں آ رہا۔ مختصر ہماری گزارشات یہ ہیں:

(۱) طبی بورڈ یا حکومت کا کوئی بھی مشاورتی بورڈ یا کمیشن جو فن طب مشرق کے لیے قایم کیا گیا ہو صرف مستند اطبا پر مشتمل ہو۔ ہم نے یہ گزارشات اس لیے پیش کیں کہ ایک ایسے شخص کو طبی مشیر مقرر کیا جا رہا ہے جو جماعت اطبا کے اس گروہ سے متعلق ہے جس کی اکثریت غیر مستندین پر مشتمل ہے۔

آج کا مقالہ جناب ڈاکٹر ایم اے صوفی صاحب پیش کر رہے ہیں جو ایک نامور ڈنٹسٹ اور سماجی حلقوں میں جانے پہچانے کارکن ہیں مجھے توقع ہے ان کا مقالہ بھی ڈاکٹر ایس ایم اے واسطی۔ ڈاکٹر یوسف احمد اور ڈاکٹر عالمگیر کی طرح جو اسی مجلس میں پہلے مقالات پیش کر چکے ہیں اپنا ایک خاص مقام حاصل کرے گا اور اس طرح اسلام اور طب کی بہ یک وقت خدمت ہوگی۔

صدر محترم! آخر میں میں ایک دفعہ پھر آپ کی اور ڈاکٹر صوفی صاحب کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ تذکار حکمت کی علمی و فنی مجالس لاہور کی علمی و فنی فضا میں اپنا خاص مقام حاصل کریں گی اور اس کا سہرا جناب حکیم محمد سعید صاحب کے سر ہوگا جن کا اس ملک کی فنی و ملی سرگرمیوں میں اہم حصہ ہے۔

اس کے بعد جناب ڈاکٹر ایم اے صوفی صاحب نے اپنا گراں قدر مقالہ اسلام اور ڈینٹل سائنس کے عنوان سے پیش کیا اور بتایا کہ کس طرح حضور اکرمؐ نے ہمیں تعلیم صحت دی ہے جس کی پیروی اگر ہم کرتے رہیں تو دانتوں کے تمام امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں حاضرین نے اس مقالہ کو سراہا اور ڈاکٹر صوفی صاحب کو مبارک باد دی۔

جناب جسٹس شمیم حسن

صدر مجلس جسٹس شمیم حسن صاحب قادری جج ہائی کورٹ نے اپنے صدارتی خطبہ میں سب سے پہلے ڈاکٹر ایم اے صوفی کو خراج تحسین پیش کیا کہ انھوں نے ایسا مقالہ پیش کیا ہے جس نے ثابت کیا ہے کہ اسلام دین فطرت ہے اور یہ انسان کی مکمل راہ نمائی کرتا ہے اگر ہم اسلام کا دامن پکڑ لیں تو ہماری ساری مشکلات دور ہو جائیں گی اور ہم انفرادی اور اجتماعی ہر لحاظ سے سرفراز ہو سکتے ہیں ہم پر سب مصیبتیں اس لیے آئی ہیں کہ ہم نے اسلام کو ترک کر دیا ہے۔ انھوں نے واضح کیا کہ مادی ترقی ترقی نہیں ہے اس سے اب یورپ تنگ آگیا ہے اور اس نے ہماری اقدار کو اپنانا شروع کر دیا ہے۔

جہاں تک طب و اطبا کا تعلق ہے میں مدتوں انجمن حمایت اسلام کی طبیہ کالج کمیٹی سے وابستہ ہونے کی وجہ سے اس سے وابستہ ہوں اور یہاں تک کہ خود بھی نیم حکیم ہو گیا ہوں۔ آج جدید طب مغربی کے پاس جو کچھ ہے وہ سب طب مشرقی سے اخذ کردہ ہے۔ یہ درست ہے کہ سابقہ دور میں خطیب و عالم طبیب بھی ہوتا تھا اور وہ

(باقی ص ۱۲ پر)

بقیہ : تذکارِ حکمت لاہور

عالم ہماری بیماریوں کا علاج کرتا تھا مگر اب طب پر جمود کو ختم کرنے کی ضرورت ہے اور اس امر کی ضرورت ہے کہ طب کا معیار بلند کیا جائے تاکہ قابل اطبا پیدا ہوں اور ساتھ ہی وہ مشرقی تہذیب کے علم بردار بھی ہوں انھوں نے اطبا سے اپیل کی کہ وہ متحد ہو کر اپنے حقوق کی جد وجہد کریں چوں کہ افتتاحی گزارشات کا تعلق مجھ سے نہیں ہے تاہم میری رائے ہے کہ اہم علمی امور ریسرچ وتدوین نصاب اہل علم اور مستند اطبا کے سپرد ہی ہونا چاہیے انھوں نے حکیم محمد سعید صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ بنیادی علم اور تجربے کے بغیر کوئی طبیب نہیں ہو سکتا۔ یہ فن اپنی اہمیت وافادیت کی وجہ سے ہی انگریز کی باوجود کوششوں کے ختم نہ ہو سکا۔ انھوں نے اطبا سے اپیل کی کہ وہ نسخوں کے اخفاء کو چھوڑ کر تحقیق کے لیے پیش کریں اور آخر میں دعا کی کہ اہل علم مستند اطبا کو معاشرے میں اہم مقام ملے اور فن و قوم کی خدمت کریں۔

حکیم فضل حکیم فیضی نے صدر مجلس ڈاکٹر ایم اے صوفی اور حاضرین تذکارِ حکمت کا شکریہ ادا کیا اور اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ باوجود اتنی شدید گرمی کے یہاں تشریف لائے۔ انھوں نے ڈاکٹر صوفی کو شاندار علمی مقالہ پیش کرنے پر خصوصی شکریہ ادا کیا۔